احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 18 اپریل 2002ء

روزنامہ
C.P.L 61 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 18 اپریل 2002ء 4 صفر 1423 ہجری - 18 شہادت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 86

شاعری چھوڑ دی

حضرت لبیدؓ عرب کے بہت بڑے شاعر تھے۔ بڑھاپے میں اسلام لائے۔ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان سے قصیدہ کی فرمائش کی تو انہوں نے سورۃ بقرہ کی آیات پڑھنی شروع کر دیں۔ اور فرمایا جب سے یہ کلام آیا ہے میں شعر کہنا بھول گیا ہوں۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد3 ص326)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہم نے کس طرح شناخت کیا کہ قرآن شریف خدا کا کلام ہے۔ اے دوستو! اس جگہ اول یہ بات بیان کرنے کے لائق ہے کہ خدا کے کلام میں یہ ضروری امر ہے کہ وہ انسانی کلام سے صریح مابہ الامتیاز رکھتا ہو کیونکہ جس حد تک عقل سلیم خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کی طرف رہبری کرتی ہے اگر خدا تعالیٰ کا کلام بھی فقط اسی حد تک رہبری کرے اور کوئی زیادہ مرتبہ یقین اور معرفت کا عطا نہ کر سکے تو اس کو انسانی عقل پر ترجیح کیا ہوئی؟ اور اس صورت میں وہ کیونکر خدا کا کلام سمجھا جائے۔ مثلاً عقل سلیم باری تعالیٰ کی ہستی پر صرف یہ دلائل پیش کرتی ہے کہ اس عالم کی ترتیب محکم اور نظام ابلغ پر نظر ڈال کر ماننا پڑتا ہے کہ ضرور اس عالم کا کوئی صانع ہوگا۔ مگر عقل یہ نہیں دکھلا سکتی کہ درحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔ پس اگر کوئی کتاب جس کو خدا کا کلام سمجھا جاتا ہے صرف اسی حد تک رہبری کرتی ہے جس حد تک عقل سلیم رہبری کرتی ہے تو وہ اپنی کارگذاری صرف اس قدر پیش کرتی ہے جس قدر عقل سلیم پہلے سے پیش کر چکی ہے حالانکہ اس کتاب کا یہ فرض تھا کہ وہ انسانی کلام سے اپنا برتر اور ممیّز ہونا ثابت کرتی تا وہ یقینی معرفت کا ذریعہ ہو سکتی۔

انسان الہامی کتاب کا محض اس لئے محتاج ہے کہ نظام عالم پر غور کر کے اور یہ دیکھ کر کہ بڑے بڑے اجرام کیسے باہمی تعلقات سے اس دنیا کی گاڑی کھینچ رہے ہیں کوئی ستارہ دوسرے سے روشنی حاصل کرتا ہے اور کوئی دوسرے کے گرد گھومتا ہے اور باوجود بے شمار مدتوں کے ان میں کوئی خلل اور بگاڑ واقع نہیں ہوتا۔ انسانی عقل اس بات کے ماننے کے لئے مجبور ہو جاتی ہے کہ درپردہ کوئی ایسی بڑی طاقت ہوگی جس کے ارادہ اور حکم سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے پھر بھی اس عقل نے کچھ دیکھا تو نہیں لہٰذا اس کا زیادہ سے زیادہ تو یہ حق ہے کہ ان تصرفات پر غور کر کے یہ کہے کہ ان کا کوئی صانع ہونا چاہئے نہ یہ کہ درحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے اور ہونا چاہئے اور ہے میں وہ فرق ہے جو ظن اور یقین میں فرق ہوتا ہے اور الہامی کتاب کا یہ کام ہے کہ ہونا چاہئے کے مرتبہ سے ہے کے یقینی اور قطعی مقام تک پہنچا دے۔ اور اگر وہی باتیں کرے کہ جس حد تک ایک عقلمند انسان کر سکتا ہے تو ایسی کتاب کے الہامی ہونے پر کوئی یقینی اور قطعی دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔

(پیغام صلح- روحانی خزائن جلد 23 ص 399)

اب اے صاحبو! میں یہ بیان کرتا ہوں کہ وہ امتیازی نشان کہ جو الہامی کتاب کی شناخت کے لئے عقل سلیم نے قرار دیا ہے وہ صرف خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن شریف میں پایا جاتا ہے اور اس زمانہ میں وہ تمام خوبیاں جو خدا کی کتاب میں امتیازی نشان کے طور پر ہونی چاہئیں دوسری کتابوں میں قطعاً مفقود ہیں۔ (پیغام صلح- روحانی خزائن جلد 23 ص 402)

IAAAE کا شارٹ کورس

انٹرنیشنل احمدیہ آرکیٹکٹ اور انجینئرنگ ایسوسی ایشن ربوہ چیپٹر کے تعاون سے سروے اور لیولنگ (Survey and Levelling) کا شارٹ کورس مورخہ 20 اپریل 2002ء سے IAAAE ہیڈ کوارٹرز دفتر خدام الاحمدیہ مقامی شروع ہو رہا ہے اس کلاس کا دورانیہ قریباً دس دن ہوگا اور اس میں پریکٹیکل ٹریننگ بھی دی جائے گی۔ ربوہ کے خدام اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی رجسٹریشن کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں اوقات شام 6 تا 7 بجے ہونگے۔ کم از کم معیار میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہے۔ شیخ حارث احمد 04524-213801
وسیم احمد طاہر 04524-212730

ماہر نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمن صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 28 اپریل 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔

نیورو فزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب (نیورو فزیشن) 28- اپریل 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب کسی میڈیکل ڈاکٹر سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔ بغیر ریفر کروائے ان کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

ہومیو پیتھی علاج میں سہولت

طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے مریضوں کے لئے یہ سہولت فراہم کی گئی ہے کہ محترم ڈاکٹر وقار منظور بسرا صاحب سے علاج کے سلسلے میں ربوہ سے باہر کے مریض فون نمبر 04524-213898 پر رات 8:00 بجے سے 9:00 بجے تک رابطہ کر کے اپنی باری کے لئے وقت لے سکتے ہیں۔ ربوہ کے مریض اسی فون نمبر پر شام 6:00 بجے سے 7:00 بجے تک رابطہ کر کے وقت لے سکتے ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

عرفانِ حدیث
نمبر 110

مرتبہ: عبدالسمیع خان

سب سے بڑی آیت

حضرت ابن الاسقع ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اصحاب صفہ کے پاس تشریف لے گئے تو کسی نے پوچھا کہ قرآن کی سب سے بڑی آیت کونسی ہے تو حضور ؐ نے آیت الکرسی کی تلاوت کی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الحروف و القراء ات حدیث نمبر 3489)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابن استع ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو اس وقت یہ کہتے ہوئے سنا جب آپ اصحاب الصفہ کے پاس تشریف لے گئے تھے اور اصحاب الصفہ میں سے کسی نے آنحضور ؐ سے سوال کیا اور اس سوال کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا اس کا تعلق آیت الکرسی سے ہے۔ کسی شخص نے کیا پوچھا۔ یہ پوچھا کہ قرآن میں کون سی آیت عظیم ترین ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (۔)

یعنی یہ آیت کریمہ جس کے اس حصے کی تلاوت آپ نے فرمائی یہ قرآن کریم میں عظیم ترین آیت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ قرآن کریم تمام تر "اللہ" کے لفظ کے گرد گھومتا ہے اس لئے جس آیت میں اللہ کے متعلق ایسے بیانات ہوں کہ اس جیسے بیان دنیا کی کسی کتاب میں نہ ہوں وہی آیت لازماً عظیم ترین ہو گی۔

اسی طرح سنن الترمذی ابواب فضائل القرآن میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ البقرہ ہے۔** اصل میں چوٹی کے بجائے جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کا ترجمہ کوہان بنتا ہے۔ تو جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے جو اونٹ میں سب سے اونچا ہوتا ہے اسی طرح آپ نے فرمایا ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ البقرہ ہے اور اس میں ایک عظیم الشان آیت ہے جو قرآن کی آیات کی سردار ہے۔ یہ آیت الکرسی ہے۔

تو سورۃ البقرہ چوٹی اس آیت کی وجہ سے بنی ہے کیونکہ سب سے بلند آیت جو سارے قرآن میں موجود ہے وہ یہی آیت ہے اور جس سورۃ میں ہے لازماً یہ اس کا کوہان بن گئی۔ اس کوہان سے بھی اونچی نکل گئی۔

ایک اور حدیث صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا سے لی گئی ہے۔ یعنی صحیح مسلم کی کتاب سے اس باب کے تابع یہ حدیث یوں درج ہے۔ حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو منذر! کیا تو جانتا ہے کہ کتاب اللہ میں تیرے پاس کون سی آیت عظیم ترین ہے۔ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اے ابو منذر! کیا تو جانتا ہے کہ کتاب اللہ کا جو حصہ تجھے یاد ہے اس میں سے کون سی آیت عظیم ترین ہے۔ تو آنحضور ﷺ کی صحابہ پر ایسی گہرائی کے ساتھ اور اس تفصیل کے ساتھ نظر رہتی تھی کہ یہ بھی علم رکھتے تھے کہ کس صحابی نے کون سی آیات یاد کرلی ہیں۔ اور چونکہ آپ کو علم ہونا ہی صحابی کے لئے ایک فخر کا موجب بنتا تھا اور جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے علم کے نتیجے میں میرے اس یاد کئے ہوئے میں برکت پڑے گی۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ میں یہ شوق تھا کہ جو قرآن حفظ کریں اس کے متعلق آنحضور ﷺ کو بھی مطلع رکھیں۔ تو جو بھی صورت تھی اس کا ضرور آنحضور کو علم تھا کہ سوال کو اب میں پورا کھول دوں تو پھر اس کو بات یاد آجائے گی۔ فرمایا۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ کتاب اللہ کا جو حصہ تجھے دیا ہے اس میں سے کون سی آیت عظیم ترین ہے۔ وہ فوراً سمجھ گئے۔ جس طرح پہیلی بجھانے کے لئے بعض دفعہ اشارے کئے جاتے ہیں تاکہ مضمون کی حقیقت کو پہیلی بوجھنے والا پاجائے۔ اسی طرح جب رسول اللہ ﷺ سے اس نے سنا تو بے اختیار عرض کی (۔) بلاشبہ جو حصہ مجھے یاد ہے اس میں یہ عظیم ترین ہے۔ اور باتوں کے علاوہ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حدیث سو فیصد صحیح ہے کیونکہ ہر صحابی کو خصوصاً ابو منذر ؓ کو تو سارا قرآن یاد ہی نہیں تھا۔ وہ کیسے کہہ سکتے تھے کہ سارے قرآن میں یہ عظیم ترین ہے کیونکہ جتنا قرآن یاد نہیں اس میں پتہ نہیں کیا کیا اور چیزیں ہوں گی۔

پس آنحضور ﷺ نے وہ ٹکڑا اس کو یاد کرا دیا۔ اس ٹکڑے میں ہے وہ آیت راوی کہتے ہیں اس پر آپ ؐ نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور فرمایا **اے ابو منذر ؓ علم تجھے مبارک ہو۔ یہ آیت یعنی آیت الکرسی علم کا منبع ہے۔ پس اس طرف بھی اشارہ تھا کہ اس آیت پر غور کرتے رہو تو تمہارا سینہ اللہ تعالیٰ علوم سے بھردے گا۔** اور اس کے اس حصہ کی طرف خصوصیت سے اشارہ تھا (۔) کہ وہ اس کے علم کے ایک حصہ پر بھی قادر نہیں ہو سکتے، وہ احاطہ نہیں کرسکتے۔ سوائے اس حصہ کے جس پر اللہ تعالیٰ چاہے کہ ان کو علم ہو جائے۔ اتنا ہی علم پائیں گے جتنا خدا ان کو عطا فرمائے گا اور جب عطا فرمائے گا۔

(روزنامہ الفضل 11 مئی 99ء)

سلامتی کی خوشبو

رشتہ دار ہمسایوں سے اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے اور ہم جلیسوں سے احسان کا سلوک کرو۔
(القرآن)

اپنے ہمسایہ سے حسن سلوک کرو۔ تم مومن بن جاؤ گے۔ (حدیث نبوی)

تمام تورات اور صحائف انبیاء کا مدار دو حکموں پر ہے اللہ سے پیار اور پڑوسی سے حسن سلوک۔
(حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

پڑوسی سے نہ جھگڑنا۔ یہی تمہارے کام آئے گا باقی تمام لوگ پیچھا چھڑا کر چلے جائیں گے۔
(حضرت ابوبکر ؓ)

اپنے ہمسائے کو اپنے کھانے میں شریک کرنا۔ (حضرت عمر ؓ)

میں فوجی دستہ رکھ کر اپنے اور رسول اللہ ؐ کے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا۔
(حضرت عثمان ؓ)

پڑوسیوں کے بارے میں خدا کا خوف کرو۔ یہ تمہارے نبی کی وصیت ہے۔ (حضرت علی ؓ)

جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔
(حضرت مسیح موعود)

ہمسایوں کی طرف سے اعتراض پر بنی بنائی دیوار گرادو۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

اپنے ہمسایوں کے متعلق دھیان رکھو کہ کوئی شخص بھوکا تو نہیں سوتا۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ہر عہدیدار اس بات کا ذمہ دار ہے کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہ سوئے۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ایسا مثالی نمونہ پیش کرو کہ تمہارا ہمسایہ تمہیں اپنا مان جایا سمجھنے پر مجبور ہو جائے۔
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک قدیم اور ممتاز علمی شخصیت

''فردوسیٔ ھند'' حضرت حکیم مولانا عبیداللہ بسمل

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

نامور اور عالمی شہرت یافتہ فارسی شاعر ابوالقاسم حسن بن شرف شاہ فردوسی (ولادت اندازاً 950ء وفات 1020ء) کا شمار ایران کے طبقہ اولیٰ کے شعراء میں سے ہوتا ہے جو اپنی طویل رزمیہ نظم ''شاہنامہ'' کے باعث بقول مصنف ''اورینٹل بایوگریفیکل ڈکشنری'' ایران کا ہومر (Homer) ہے۔ علامہ شبلی نے ''شعرالعجم'' حصہ اول میں لکھا ہے عام اتفاق ہے کہ ایران میں اس درجہ کا کوئی شاعر آج تک پیدا نہیں ہوا مشہور شعر ہے ۔

در شعر سہ تن پیمبرا نند
ہر چند کہ لانبی بعدی
ابیات و قصیدہ و غزل را
فردوسی و انوری و سعدی

مگر انوری نے فردوسی کو ''خداوند'' اور اپنے تئیں ان کا ''بندہ'' تسلیم کیا ہے ۔

آں نہ استاد بودو ما شاگرد
آں خداوند بود ما بندہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق خاص حضرت مولانا حکیم عبیداللہ بسمل (ولادت 1852ء وفات 29 ستمبر 1938ء) بیسویں صدی کی ایک ممتاز علمی شخصیت تھے جنہیں اپنے بلند پایہ فارسی کلام کے زاویہ نگاہ سے ''فردوسیٔ ھند'' قرار دیا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ جناب خواجہ عبدالرشید نے ''تذکرہ شعرائے پنجاب'' میں ممتاز احمدی شعراء مثلاً حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کپورتھلوی' حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے علاوہ آپ کا بھی خصوصی تذکرہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ ملک الشعرائے ایران سنجر نے حضرت بسمل سے ملاقات کی اور ان کے اشعار کا مطالعہ کرنے کے بعد اعتراف کیا'' واللہ من بہتر ازیں نمے توانم گفت ''۔خدا کی قسم میں اس سے بہتر نہیں کہہ سکتا۔

اس کتاب میں آپ کے کلام کا نمونہ زیب قرطاس کرنے کے علاوہ آپ کی مندرجہ ذیل تصانیف کا ذکر کیا ہے:۔

اتالیق فارسی۔ترجمان پارس۔ارجح المطالب۔
حیات بسمل مراۃ الاسلام۔حق الیقین
(صفحہ 78۔ناشر اقبال اکادمی پاکستان لاہور طبع دوم 1981ء)

یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ حضرت مولانا عبیداللہ بسمل عین اسی روز مسیح موعود کی بیعت سے مشرف ہونے کے لئے قادیان دارالامان میں پہنچے جبکہ شیخ عجم شہزادہ سید عبداللطیف شہید کابل (14 جولائی 1903ء) اپنے شاگرد حضرت مولوی عبدالستار صاحب کے ہمراہ مرکز احمدیت قادیان میں رونق افروز ہوئے۔

(البدر 28 نومبر 5۔دسمبر 1902ء۔الحکم 7 مئی 1939ء صفحہ 3)

یہاں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ ''تذکرۃ الشہادتین'' کے اردو ایڈیشن کو حضرت اقدس مسیح موعود کے فرمان مبارک سے فصیح و بلیغ فارسی میں منتقل کرنے کا اعزاز بھی آپ ہی کو حاصل ہوا۔

حضرت علامہ بسمل بیان فرماتے ہیں:۔

'' میں چند روز یہاں دارالامان میں ٹھہرا پھر رخصت طلب کی۔ ارشاد ہوا۔ مولوی عبیداللہ تمہاری طبیعت شاعری کی طرف مائل ہے۔غزل گوئی اور قصیدہ گوئی چھوڑ دو کوئی مثنوی لکھو تمہارا یہی جہاد ہوگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں شعراء کا جہاد یہی ہوتا تھا میں نے اس روز سے عشق و عاشقی کی غزلیں لکھنی چھوڑ دیں اور بعد میں ارشاد کی تعمیل میں ''خاتم النبیین'' اور ''النص الصریح'' لکھیں''۔

(الحکم 7 مئی 1939ء صفحہ 3)

مولانا بسمل کی بلند پایہ علمی خدمات

حضرت مولانا بسمل گلستان احمدیت کے عندلیب خوش نوا اور علمی اور روحانی دونوں اعتبار سے ایک نہایت عالی پایہ بزرگ ہستی تھے وہ روشنی کا ایک مینار تھے جس کی تجلیات نے علم و ادب کی دنیا کو عرصہ تک رشک قمر بنائے رکھا۔

برصغیر میں آپ کی جلیل القدر علمی خدمات ناقابل فراموش ہیں:۔

جنہیں ہمیشہ سنہری حروف سے رقم کیا جائے گا۔ ان عظیم خدمات کی تفصیل آپ کے فرزند جناب جمیل احمد صاحب کے قلم سے ذیل میں زیب قرطاس کی جاتی ہے۔

آپ نے ''خاندان خواجہ مظہر جمال'' کے نام سے اپریل 1935ء میں ایک معلومات افروز تصنیف سپرد اشاعت کی جو اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھپی۔اس کتاب میں آپ نے تحریر فرمایا:

''جب حضرت قبلہ جد بزرگوار دنیا سے جنت کو سدھارے۔تو والد صاحب کو بمبئی جا کر ایک پارسی ملا۔خسرو کے شاگرد سے زند و پازند و استا سیکھنے لگے۔ابھی اس کے ایک دو صفحہ ہی پڑھے تھے۔کہ پارسیوں اور سیدیوں میں چھیڑ شروع ہوگئی۔والد صاحب زند و استا کے پڑھنے سے مجبوراً دست کش ہو کر اہل ایران کی خدمت میں جا کر اصطلاحات و محاورات جدیدہ اخذ کرنے لگے۔اور کتاب ترجمان پارسی کا مسودہ مرتب کیا۔ اتفاقاً جنرل عظیم الدین خان بہادر مدارالمہام ریاست رامپور کسی سرکاری کام کے لئے بمبئی تشریف لے گئے۔مولوی ریاض الدین صاحب ایف۔اے بریلوی کی وساطت سے والد صاحب کو جنرل صاحب بہادر کی مجلس تک رسائی حاصل ہوئی۔جنرل صاحب اپنے ہمراہ رامپور لے آئے۔اور اس طرح سے علوم و فنون عربی و فارسی کے مشہور کتب خانہ رام پور تک رسائی حاصل ہوئی۔اور والد صاحب کی دیرینہ آرزو برآئی۔ صواعق محرقہ۔صواقع ملا نصر اللہ کابلی۔تحفۂ اثناعشریہ۔ نزہتہ اثناعشریہ۔ازالۃ الغین۔ آیات بینات۔ رمی الجمرات وغیرہ سنی و شیعہ کے باہمی رد و قدح کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ رد و قدح سے دل اکتا گیا۔تو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب کی کتابوں کا دیکھنا پسند آیا۔ اور'' ارجح المطالب'' کی تالیف شروع کی۔ عظیم آباد پٹنہ۔ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کی لائبریری۔ کتب خانہ آصفیہ دکن۔ اور ہندوستان کی دیگر لائبریریوں اور مشہور خانگی کتب خانوں کو دیکھتے پھرے۔اور سات سال میں مسودہ مرتب کیا............

والد صاحب کی علو ہمت قابل داد ہے۔ کہ اس وقت رامپور کے نواب صاحب بہادر حامد علی خاں تھے۔ مگر آپ نے کتاب کو ان کے نام پر معنون نہ کیا۔ نہ ان سے صلہ لیا اور نہ انعام لینے کی آرزو کی۔ رامپور کی رہائش کے دنوں میں مسدس مدوجزر اسلام پر قلم اٹھایا۔ جس کی نسبت کلکتہ کی فارسی اخبار'' حبل المتین'' نے لکھا:۔'' یک از وطن پرستان اہل ایران''۔ اور سنجر ایرانی مشہور شاعر شیوا زبان نے کہا۔

'' واللہ من بہتر ازیں نمے توانم گفت''۔

منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی استاذ الاساتذہ ہند اور منشی امیر اللہ صاحب تسلیم نے والد ماجد بسمل صاحب کی مدح سرائی میں جو کچھ لکھا۔ وہ ریاست رامپور کے کتب خانہ کی رپورٹ میں آج تک درج ہے۔

ارجح المطالب ۔ مسدس مدوجزر اسلام اور ترجمان فارسی تینوں کتابیں لاہور میں آ کر مختلف چھاپہ خانوں میں چھپوائیں۔ ارجح المطالب کی نسبت تمام ہندوستان میں شہرت ہوگئی۔ کہ ایسی کتاب آج تک ہندوستان میں نہیں لکھی گئی۔ لیکن اہل السنت اس خیال سے کہ حضرت علیؓ کے مناقب میں غلو سے کام لیا ہے۔ اور اہل تشیع اس تعصب سے کہ حضرت ابو بکرؓ کی نسبت بھی اپنا حسن اعتقاد ظاہر کیا ہے۔ ناک بھوں چڑھانے لگے۔ لیکن باوجود اس کے بعض مصنفین نے اپنی کتابوں میں تعریفی الفاظ لکھے ہیں۔ اور آج تک اس کے متعدد ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ ترجمان پارسی کو سید ممتاز علی صاحب مالک رفاہ عام سٹیم پریس لاہور نے بڑے اہتمام سے نہایت خوشخط چھاپا۔ اور شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی جیسے نقاد سے اور شمس العلماء مولوی الطاف حسین صاحب حالی جیسے وقت پسند مصنف سے اور مولوی ذکاء اللہ صاحب جیسے عالی دماغ پروفیسر سے اور سید امیر علی صاحب بیرسٹر ایٹ لاء سے اور خان بہادر پیرزادہ محمد حسین خاں صاحب ایم اے ڈسٹرکٹ جج سے اور بیل صاحب بہادر ڈائریکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب سے ریویو حاصل کر کے ٹیکسٹ بک کمیٹی میں پیش کر کے **تین سو روپیہ انعام حاصل کیا**۔ اور مدارس پنجاب کے کورس سرمایہ خرد و پیرایہ خرد۔ گنجینہ خرد کے ابتدائی صفحات ترجمان پارسی کے انتخابات سے مزین ہوئے۔ اور تخمیناً دس سال تک زیر تعلیم رہے۔

لاہور میں مثنوی مراۃ الاسلام لکھی۔ جو امرتسر کے مطبع روز بازار میں چھپی۔ جس کی نسبت مولوی سید امیر شاہ صاحب رضوانی پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ کتاب اسلامی سکولوں میں رائج ہونے کے قابل ہے۔ انہیں ایام میں امیر امان اللہ خان والی کابل کے خسر طرزی صاحب قسطنطنیہ سے لاہور میں آئے۔ اور بوجہ سابقہ تعارف کے مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار کے مکان پر فروکش ہوئے۔ چونکہ طرزی صاحب فارسی کے کہنہ مشق شاعر اور نہایت شعر فہم اور قدردان شعراء تھے۔ مولوی محبوب عالم صاحب حضرت قبلہ والد صاحب کو بھی اپنے ساتھ ملاقات کے لئے لے گئے۔ طرزی صاحب مراۃ الاسلام کو پڑھ کر کہنے لگے۔ اب ہمارا ہندوستان کا سفر بیکار نہیں گیا۔ ''ایں تحفہ را بکابل خواہیم برد''

مولوی محبوب عالم صاحب نے والد صاحب سے درخواست کی۔ کہ ترجمان پارسی کی طرز پر ایک کتاب لکھیں۔ اور ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی ہو۔ اور مختصر فارسی مکاتیب بھی ہوں۔ چنانچہ والد صاحب نے فارسی بول چال لکھی۔ اور پیسہ اخبار کے چھاپہ خانہ میں چھاپی گئی۔ اور بلوچستان کے سرکاری مدارس کے مڈل کورس میں مدت تک جاری رہی۔

ابھی والد صاحب لاہور ہی میں مقیم تھے۔ کہ بشپ لیفرائے نے زندہ نبی کے عنوان سے اشتہار نکال کر اہل اسلام کے تمام فرقوں کو دعوت دی۔ جب بشپ نے دوران تقریر میں تمام انبیاء کو مردہ اور حضرت عیسیٰ کو زندہ ثابت کر کے جمیع انبیاء پر حضرت عیسیٰ کی افضلیت کا دعویٰ پیش کیا۔ تو سب ڈینگ سن کر خاموش رہے۔ صرف ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب احمدی نے قرآن و حدیث اور انجیل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور رفع روحانی پر واضح دلیلیں بیان کرنی شروع کیں۔ دیوانہ را ہوائے بس است۔ **والد صاحب کی تحقیق طلب طبیعت احمدیت کی طرف مائل ہوگئی۔** سب سے پہلے براہین احمدیہ کا غور سے مطالعہ کیا۔ پھر مسک العارف دیکھی۔ پھر سر الخلافہ۔ حمامۃ البشریٰ اور اسلامی اصول کی فلاسفی کو پڑھا اور خوب غور سے پڑھا۔ اور قادیان پہنچ کر .... حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے آستان مبارک پر جا ڈیرہ لگایا۔

وہاں تعلیم الاسلام کالج کے پرشین پروفیسر ہو گئے۔ کتاب تذکرۃ الشہادتین کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ جو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپا۔ سیدنا علامہ زمان حکیم الامۃ مفسر قرآن حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن سنایا.........

اب دو چار سال قادیان میں گزارے تھے۔ کہ پھر ایک غرض سے رامپور پہنچے۔ اور نواب حامد علی خان بہادر فرمانروائے ریاست رامپور نے باوجود یکہ والد صاحب نے کہہ بھی دیا کہ میں احمدی ہوں باصرار اپنے پاس ملازم رکھ لیا۔ اور ہائی سکول میں عربی ہیڈ مدرسی پر مامور کیا۔ والد صاحب کے وہ مناظرے جو ان دنوں پیش آئے۔ اگر ان کو یہاں لکھا جاوے تو میرا خیال ہے ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔ والد صاحب کو حق الیقین فی تحقیق معنی خاتم النبیین کا مسودہ مرتب کرنا تھا۔ جس کے لئے انہوں نے رامپور میں چند سال تک اپنا قیام پسند کیا۔ ادھر کتاب کا مسودہ مرتب ہوا۔ اور ادھر نواب صاحب کی طبیعت کو والد صاحب کے روزمرہ کے مباحثوں نے منغص کر دیا۔ دوسری طرف سنی و شیعہ ندمائے دربار نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ بسمل نہ سنی ہے نہ شیعہ۔ نہ وہابی ہے نہ احمدی۔ بلکہ پکا خارجی ہے۔ ناچار والد صاحب کو بیک بنی و دو گوش وہاں سے نکلنا پڑا۔ ملا کی دوڑ مسجد تک۔ پھر قادیان میں واپس ہوئے۔ اور حق الیقین کے چھپوانے کا اہتمام کیا۔ کتاب کا چھپنا تھا کہ ع

قدم رکھتا ہے چکر پاؤں کا پرکار دوراں پر

بھوپال کی ریاست کو سدھارے اور دو کتابیں نظم میں لکھیں۔ ایک "خاتم النبیین" اور دوسری "حیات بسمل"۔ خاتم النبیین تو شام و ایران تک پہنچ چکی۔ اور غالباً لنڈن کے کتب خانہ میں کسی الماری میں رکھی گئی ہو۔ حیات بسمل ایک رندانہ مثنوی .... انڈیا بھر میں کوئی لائبریری ایسی نہیں۔ جس میں والد صاحب نے اپنے نام کے ساتھ اپنے والد ماجد قبلہ حضرت خواجہ مظہر جمال صاحب قدس سرہ کا نام نہ پہنچایا ہو۔ کیونکہ آپ کی تصنیفات اکثر کتب خانوں میں دیکھی گئیں۔ اور دور دور تک ان کا چرچا پھیلا ہوا پایا ہے۔ **گو آپ فقیرانہ زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔** اور کرتے ہیں۔ مگر جس قدر کہ تصنیفات کے ذریعہ سے آپ کو شہرت حاصل ہوئی ہے۔ وہ ہمارے خاندان کے معزز سے معزز رشتہ دار کو حاصل نہیں ہوئی والحمدللہ علیٰ ذالک۔ **آپ کو تصانیف کا اس قدر شوق ہے۔ کہ اب بھی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ فارسی میں کر کے ایران بھیج رہے ہیں۔** کسی کو روپیہ کمانے کی فکر ہے۔ تو ان کو نام کمانے کی۔ گو ہمارے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ مگر ہم خوش ہیں۔ کہ اپنا نام چھوڑ چلے ہیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ جیسے ہمارے دادا صاحب قبلہ نامور تھے۔ ہمارے والد صاحب بھی نامور ہیں۔ جہاں تاریخ میں اور مصنفین کا نام رہے گا۔ خدا کی درگاہ سے امید ہے۔ کہ ہمارے مفلس والد صاحب کا نام بھی اس فہرست کے کسی گوشہ میں جلی حروف سے نہ سہی دھندلے حروف ہی میں سہی ضرور نظر آئے گا۔" (صفحہ 33 تا 40)

جلیل القدر اخلاق وشمائل

رسالہ "تشحیذ الاذھان" (قادیان) نے جون 1918ء میں "شمع ہدایت کے پروانے" کے زیر عنوان ایک قابل قدر تحقیقی مضمون شائع ہوا جس میں دیگر متعدد اور ممتاز رفقاء خاص کا تعارف کرانے کے علاوہ حضرت مولانا بسمل کے شمائل و اخلاق پر حسب ذیل الفاظ میں روشنی ڈالی گئی (اس زمانہ میں رسالہ کی زمانہ امارت ان دنوں رفیق مسیح موعود حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کے سپرد تھی)

"میرے ساتھ آؤ! تمہیں قادیان کے چھوٹے سے قصبہ کی تنگ اور پیچیدہ گلیوں کی سیر کراؤں۔ بیت اقصیٰ سے جنوب کی طرف براہمنوں کے مکانات کے پچھواڑے ایک گوشہ میں ایک مکان واقع ہے۔ اس کی زیبائش کی طرف دھیان کرو۔ چند ٹوٹی ہوئی چٹائیاں بچھی ہیں۔ ایک چٹائی پر ایک بوسیدہ سا کپڑا بچھا ہے۔ عربی زبان کے مختلف علوم و فنون کی چوٹی کی کتابیں بے ترتیب اوپر تلے گڈمڈ ہوئی پڑی ہیں۔ کچھ دوائیوں کی شیشیاں اسی فرش پر اور الماری میں رکھی ہیں۔ **ایک نورانی بزرگ سر جھکائے قلم ہاتھ میں کاغذ زانوؤں پر دوات دائیں طرف رکھے ہوئے استغراق کے عالم میں بیٹھا ہے۔** اس کے قلم کو دیکھو کاغذ پر کیا کیا صوری اور معنوی گلکاریاں کر رہا ہے۔ لکھتا ہے۔ اور لکھتے لکھتے رک کر قلم کے آخری حصہ کو ہونٹوں میں دباتا ہے۔ کبھی کان پر رکھ لیتا ہے۔ اور کتابوں میں سے کوئی ایک کتاب اٹھا کر ورق گردانی کرتا ہے۔ ایک مقام پر ٹھہر جاتا ہے۔ اور چہرے پر کامیابی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ پھر قلم کو سنبھال کر لکھنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ جب کوئی بیمار یا کوئی اور شخص اس کے پاس آتا ہے۔ اپنا مشغلہ تحریر چھوڑ کر بیمار کو نسخہ یا دوا دیتا ہے۔ اور دوسرے ملاقاتی سے اخلاق و محبت سے ایسی باتیں کرتا ہے۔ کہ اس کو اپنا بنا لیتا ہے۔ اس کی باتوں میں ایسا کیف اور ایسا سرور ہے۔ کہ سننے والا ہمہ تن گوش ہو کر محو ہو جاتا ہے۔ وہ ہر ایک شخص سے خواہ کیسا ہی ادنیٰ درجہ کا کیوں نہ ہو۔ اس گرمجوشی اور لطف و مدارات سے ملتا ہے۔ کہ ملنے والے کو اپنی نسبت کچھ غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ کہ شائد مجھ میں بھی کوئی کمال ہے۔ جو یہ شخص اس احترام کے ساتھ ملتا ہے۔ لیکن اس کی غلط فہمی دوسرے سے مل کر فوراً دور ہو جاتی ہے۔ اور اسے فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہ وسعت اخلاق اور لطف و مدارات اسی شخص سے مخصوص ہے.........

قادیان آنے سے پہلے اس کا ایک شہر رامپور میں قیام ہے۔ مخالفت کی یہ کیفیت ہے۔ کہ حاکم تک کا دل صاف نہیں۔ ادنیٰ و اعلیٰ سب نقصان پہنچانے کے درپے ہیں ملنے والوں اور ساتھیوں نے ساتھ چھوڑ دیا۔ دوستوں نے آنکھیں پھیر لیں۔ غریب الوطنی کا عالم ہے۔ کوئی یار ہے۔ نہ کوئی غمگسار در و دیوار تک مخالفت پر آمادہ ہیں۔ فقط خدا پر توکل اور خدا کے مسیح کا عشق دل میں ہے۔ بازاروں سے گزرتا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ جتنے منہ اتنی باتیں۔ مگر یہ خدا کا مخلص بندہ اس لفظ سے اظہار ملال کیسا فخر ہے۔ کہ الحمدللہ مسیح موعود سے کچھ تو تعلق ہے۔ آوازوں سے گزر کر بعض جگہ اینٹ پتھر تک نوبت پہنچتی ہے۔ آخر وہ دن آتا ہے۔ کہ مصائب انتہا کو پہنچے۔ دنیاوی حکومت پر غرور کرنے والے کے اشاروں پر ایک افسر رات کے وقت آ کر گھر کو گھیر لیتا ہے۔ جو وہ کر سکتا ہے کرتا ہے۔ اور اترا کر اس مرد جری کو کہتا ہے۔ جاؤ اپنی مدد پر کسی کو بلا لو۔ وہ تمہیں میرے چنگل سے چھڑالے اس نے کہا "میری نظر انسانوں پر نہیں۔ میرا بھروسہ اس پر ہے۔ جو تمہارے ظلم اور میری مظلومیت کو جانتا ہے۔ تم دیکھو گے کہ وہ میری کیسی مدد کرتا ہے۔" زمین باوجود فراخ ہونے کے اس پر تنگ کر دی گئی ہے۔ اس لئے اس نے اس شہر کو چھوڑ دیا۔ وہ جس نے اسے کہا تھا۔ کہ اپنی مدد پر کسی کو بلا لو۔ مورد عتاب ہوا۔ فالج کے ذریعہ موت کا شکار ہوا۔ اس کی اولاد برے حالوں سے زندگی کے دن بسر کر رہی ہے۔ سب کو چھوڑ چھاڑ (قادیان) میں آ جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کا جب ذکر آتا ہے۔ **تو کہتا ہے۔ "مسیح موعود کی صداقت کے نشانات مجھ سے پوچھو۔" پھر وہ وجد میں آ کے بیان کرتا ہے۔** خود ضبط سے بیان کرتا ہے۔ سننے والوں کو مزا آتا ہے۔ اس کا علم و فضل ایسا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ایک کتاب آیۃ خاتم النبیین کی تفسیر میں لکھی ہے۔ خلیفہ وقت اس کو پڑھتا ہے۔ اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ "آج تک ہمارے سلسلہ میں کسی نے ایسی کتاب نہیں لکھی"۔ **فارسی زبان میں وہ علو حاصل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود اس کی ایک نظم سن کر فرماتے ہیں۔ کہ "ان کا کلام تو فردوسی کے کلام کا نمونہ ہے۔"** خود کہتا ہے:۔

ہر مسیح اللہ گشتم فیضیاب
یافتم فردوسی ثانی خطاب

تم سمجھتے ہو کہ یہ کنج تنہائی میں رہنے والا مسیح موعود کا پروانہ کون ہے.......اس کا نام (مولانا) عبیداللہ بسمل امرتسری ہے۔"

(صفحہ 23 تا 26)

عابد کو عبادت میں مزہ آتا ہے
قاری کو تلاوت میں مزا آتا ہے
میں بندۂ عشق ہوں مجھے تو صاحب
دلبر کی محبت میں مزا آتا ہے

افلاطون اور علم فراست

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

افلاطون کو علم فراست میں بہت دخل تھا اور اس نے دروازہ پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا۔ جسے حکم تھا کہ جب کوئی شخص ملاقات کو آوے تو اول اس کا حلیہ بیان کرو۔ اس حلیہ کے ذریعے وہ اس کے اخلاق کا حال معلوم کر کے پھر اگر قابل ملاقات سمجھتا تو ملاقات کرتا ورنہ رد کر دیتا۔ ایک دفعہ ایک شخص اس کی ملاقات کو آیا۔ دربان نے اطلاع دی۔ اس کے نقوش کا حال سن کر افلاطون نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ اس پر اس شخص نے کہلا بھیجا کہ افلاطون سے کہدو کہ جو کچھ تم نے سمجھا ہے۔ بالکل درست ہے۔ مگر میں نے قوت مجاہدہ سے اپنے اخلاق کی اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے ملاقات کی اجازت دے دی۔ پس خلق ایسی شئے ہے جس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اگر تبدیلی نہ ہو سکتی تو یہ ظلم تھا لیکن دعا اور عمل سے کام لوگے تب اس تبدیلی پر قادر ہو سکو گے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 100)

نیک باتوں کا اثر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں

"یاد رکھو قومیں اسی طرح بنتی ہیں کہ وہ نیک باتیں سن کر دوسروں تک پہنچاتی ہیں۔ پھر وہ لوگ اور لوگوں تک ان باتوں کو پہنچاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ باتیں ہر شخص کے کان تک پہنچ جاتی ہیں ہر شخص کے دل میں راسخ ہو جاتی ہیں اور ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔"

(الفضل 4 مئی 1944ء)

لعل تابان نمبر 41

مرتبہ: فخر الحق شمس

مثالی نماز

حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اپنی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں:-

اگرچہ میں پہلے بھی نماز کا قریباً پابند ہی تھا- مگر 4- اپریل 1905ء کی ظہر کی نماز میں نے جس خشوع اور خضوع سے پڑھی وہ ساری عمر میں میرے لئے ایک مثالی نماز تھی- اور اس کے بعد میں نے قطعاً کوئی نماز فوت نہیں ہونے دی- اور اب تک کہ میری عمر 77 سال کے قریب ہوگئی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نمازوں کا پابند ہوں-

(نعم العطاء ص 93 نسیم سیفی لاہور)

12 ہزار فٹ کی بلندی پر

محترم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

ایک دفعہ صدر انجمن احمدیہ کے شعبہ دعوت الی اللہ کی طرف سے مجھے کشمیر میں سلائیڈز لیکچروں کی غرض سے بھیجا گیا- چنانچہ رشی نگر اور ناسنور میں میرے لیکچر ہوئے- پھر یہاں سے مجھے خواجہ عبدالرحیم ڈار کشمیر کے ایک بلند مقام کنگ وٹن لے گئے- پھر اس سے بھی اوپر 12 ہزار فٹ کی بلندی پر چلے گئے- اگرچہ گرمیوں کا موسم تھا- مگر یہاں کافی ٹھنڈک تھی- گوجر لوگ اس موسم میں اپنے مویشی لے کر یہاں پہنچ جاتے ہیں- ان کے ہاں ایک شادی کی تقریب تھی- خواجہ عبدالرحیم ڈار کے یہ لوگ دوست تھے- خواجہ صاحب دعوت الی اللہ کرنے کی غرض سے اس شادی میں مجھے بھی ساتھ لے گئے- میرے ساتھ مرزا عبداللطیف صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب بھی تھے- اس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے 12 ہزار فٹ کی بلندی پر تقریر کرنے کا موقعہ عطا فرمایا- چنانچہ رات کو سلائیڈز کے ذریعے لیکچر دیا- سب لوگ بہت خوش ہوئے اور خواجہ صاحب خاص طور پر- ناسنور سے یہ مقام بہت فاصلے پر اور بہت بلندی پر تھا- ہم صبح 8 بجے چل کر رات کو 8 بجے وہاں پہنچے- پہاڑوں کا پیچیدہ راستہ' گھنے جنگل' خطرناک چڑھائی' بصد مشکل ہم لوگ منزل مقصود پر پہنچے-

(میری کہانی خود نوشت سوانح ص 167)

حضرت مسیح موعود کی سیر

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی فرماتے ہیں-

حضرت مسیح موعود کی عادت مبارک تھی کہ صبح کی نماز کے بعد کچھ دن نکلے سیر کے واسطے تشریف لے جایا کرتے تھے اور سیر میں جانے سے پہلے حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول کو بھی اطلاع کرا دیا کرتے تھے تاکہ وہ بھی ساتھ ہوں- بعض اوقات ان کی انتظار بھی فرمایا کرتے تھے اور ان کو ساتھ لے کر جایا کرتے تھے- ابتداء میں حضور بٹالہ کی سڑک کی طرف سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور کم از کم موڑ تک جاتے تھے- گاہ گاہ موڑ سے آگے بٹالہ کی جانب بھی تشریف لے جاتے تھے- ایک دو مرتبہ نہر تک جانا بھی حضور کا مجھے یاد ہے-

(حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی ص 85)

خدا تعالیٰ کی شان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

ایک دفعہ بچپن کے ایام میں میں گھوڑے پر سوار ہوا- گھوڑا تھا منہ زور- قصبہ سے باہر نکلتے ہی وہ بے لگام ہوگیا- میں نے ہرچند اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہ رکا- اس حالت میں موضع بسرانواں کے قریب پہنچ گیا- جہاں میں نے دیکھا کہ گھوڑا جس رخ جارہا ہے- اس کے سامنے ایک غیر آباد بغیر منڈیر کے کنواں ہے- اور اس کے پاس ہی دو چار قدم کے فاصلے پر چند بچے کھیل رہے ہیں- اس وقت میں نے سوچا اگر اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہوں اور بچوں کی طرف گھوڑے کا رخ کرتا ہوں تو میری ایک جان کے بدلے کئی جانیں (بچے) ضائع ہونے کا خطرہ ہے اور اگر ان کو بچاتا ہوں- تو دوسری طرف کنواں ہے- جس میں گھوڑے کے گرنے کی وجہ سے اپنی جان جانے کا ڈر ہے- اس وقت میں نے یہی فیصلہ کیا کہ میرا اخلاقی فرض ہے کہ میں اپنی جان کی پرواہ نہ کروں- چنانچہ میں نے گھوڑے کو سیدھا جانے دیا- خدا کی شان' گھوڑا سرپٹ دوڑ رہا تھا- عین کنوئیں کی منڈیر کے پاس پہنچ کر یکدم رک گیا-

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 133)

ایثار کا نمونہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بارے میں محترم عبدالسلام صاحب سابق باڈی گارڈ بیان کرتے ہیں:-

"خاکسار بھمبر ریر (Rear) فورس میں انچارج تھا وہاں تک ٹرکوں پر سفر کیا جاتا تھا وہاں سے پیدل [illegible] باغ سر تک جاتے تھے جہاں فرقان بٹالین کا محاذ تھا- حضرت میاں ناصر احمد صاحب اور ان کے کچھ ساتھی ایک روز شام کو وہاں پہنچے اور کہا سلام صاحب کچھ گھوڑے مل سکتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں مل سکتے ہیں- کہنے لگے چار گھوڑوں کا انتظام کردیں میں نے ایریا کمانڈر سے اجازت لے کر A.T والوں سے چار گھوڑوں کا انتظام کردیا- دن کے وقت دشمن کے ہوائی جہاز اور توپ خانہ فائر کرتا تھا اس لئے رات کے وقت سفر کیا جاتا تھا- چار گھوڑوں کے ساتھ چار سپاہی تھے حضرت میاں ناصر احمد صاحب نے ایک گھوڑا چوہدری نورالدین صاحب ذیلدار کو دیا' دوسرا مولوی عصمت اللہ صاحب کو' تیسرا ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب اور چوتھا مجھے یاد نہیں رہا کیونکہ وہ بھی عمر رسیدہ تھے اور خود' میجر حمید احمد کلیم صاحب اور محمود احمد صاحب تینوں پیدل روانہ ہوتے ہی واپس آئے' جاتے ہوئے میں نے کہا بھی کہ اور گھوڑوں کا انتظام ہوسکتا ہے مگر نہیں مانے- جب واپس آئے تو رات کو بارش ہوگئی اس وقت ہمارے پاس ایک چھوٹا سا کمرہ تھا اس میں ہم سب نے رات بسر کی- صبح سویرے ایریا کمانڈر صاحب پاکستان آرمی ان کو ملنے کے لئے آئے- ہم نے زمین پر کمبل بچھا دیئے اور بیٹھ گئے- اسی وقت ایریا کمانڈر صاحب نے اپنے اردلی کو کہا کہ فوراً یہاں چارپائیاں لے آؤ تین چار آدمی چارپائیاں لے کر آگئے- ایریا کمانڈر نے مجھے کہا کہ آپ نے رات کو کیوں نہیں بتایا میں رات کو چارپائیاں بھیج دیتا- آپ چارپائی پر بیٹھ گئے اور اس سے باتیں کرتے رہے جب ایریا کمانڈر چلا گیا تو مجھے کہنے لگے سلام صاحب کمبل زمین پر بچھاؤ اور پھر زمین پر لیٹے رہے دن وہاں گزارا- رات کو ٹرک پر بیٹھ کر سرائے عالمگیر پہنچے اس سفر میں پاؤں پر چھالے پڑ گئے- میں نے بھمبر ہسپتال سے ٹینکچر آیوڈین لا کر دی وہ دن بھر چھالوں پر لگاتے رہے-" (حیات ناصر جلد اول ص نمبر 285)

صرف آپ کیلئے

محترم شیخ مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں-

لوٹھڑ کے قیام کے دوران والد صاحب نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور قادیان چلے گئے- یہ حالات ابتداء 1918ء کے ہیں- والد صاحب نے قادیان جانے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں خط لکھا کہ قادیان آنا چاہتا ہوں اور یہ کہ اپنا سامان گاڑی میں بک کرنا چاہتا ہوں- کس کے نام یہ بک کروں- حضور کا جواب بقلم مولانا عبدالرحیم صاحب نیر جو حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے' موصول ہوا- یہ جواب 8 فروری 1918ء کا لکھا ہوا تھا- کہ "منشی عبدالکریم صاحب راجہ نرائن بٹالہ کے نام بھجوادیں' گھر کے آدمی' والدہ' بچے اور میرے دادا تلمبہ جاچکے تھے- والد صاحب اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں کہ

"میں سامان لے کر جب رشیدہ ریلوے سٹیشن پر گیا تو سٹیشن ماسٹر نے بک کرنے سے انکار کردیا اور کہا کہ آجکل کسی وجہ سے بکنگ بند ہے- اس پر میں بہت گھبرایا اور سٹیشن سے باہر آکر فکر مند ہوا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی اور دعا کی تو ایک گھنٹہ کے اندر اندر ریلوے سٹیشن ماسٹر کو اپنے محکمہ کی طرف سے بالا افسران کا تار آیا کہ مال کی بکنگ کھول دی گئی ہے- اس پر سٹیشن ماسٹر نے میری طرف آدمی بھیجا اور مجھے بلا کر وہ لے گیا تو سٹیشن ماسٹر نے سامان بک کرکے مجھے رسید دے دی- اس کے بعد تار آیا کہ بکنگ بند کردو- اس پر سٹیشن ماسٹر حیران ہوا اور اس نے مجھے کہا کہ صرف آپ کے سامان بک ہونے کے لئے بکنگ کھلی تھی اور مزید کہا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت آپ کے ساتھ معلوم ہوتی ہے-" (کیفیات زندگی ص 19)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **33962** میں فراز احمد ہمایوں ولد خالد احمد صاحب قوم ملہی پیشہ معلم اصلاح و ارشاد عمر 19 سال بیعت پیدائشی ساکن 35 شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2980 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فراز احمد ہمایوں ولد خالد احمد صاحب سرگودھا گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد چوہدری ولد محمد حسین مرحوم وصیت نمبر 24769 گواہ شد نمبر 2 محمد ارشاد انور وصیت نمبر 25216

مسل نمبر **33963** میں کامران یوسف ولد محمد یوسف صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی ساکن مدینہ ٹاؤن ڈاکخانہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-12-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کامران یوسف ولد محمد یوسف ننکانہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 مبشر آفتاب ولد محمد عارف ظہور راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 حافظ عبدالرشید عارف ولد محمد عیسیٰ ننکانہ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر **33964** میں امۃ المتین زوجہ محمد یوسف صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی ساکن مدینہ ٹاؤن ڈاکخانہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-12-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/11000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ المتین زوجہ محمد یوسف صاحب ننکانہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 مبشر آفتاب مبشر ولد محمد عارف ظہور راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 حافظ عبدالرشید عارف

مسل نمبر **33965** میں طاہر احمد حماد ولد داؤد احمد شاکر قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-12-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت ماہانہ تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر احمد حماد ولد داؤد احمد شاکر ننکانہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 مبشر آفتاب مبشر ولد محمد عارف ظہور راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 حافظ عبدالرشید عارف c/o بیت الذکر ننکانہ

مسل نمبر **33966** میں امۃ الجمیل زوجہ محمد عارف قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 25/10 محمد نگر لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-10-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/38500 روپے۔ بینک بیلنس -/10000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الجمیل بنت عبداللطیف 25/10 محمد نگر لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عارف محمد نگر لاہور گواہ شد نمبر 2 محمد عطاء السبحان ولد قریشی محمد عارف محمد نگر لاہور

مسل نمبر **33967** میں پروفیسر میاں محمد شفیق ولد میاں محمد شریف مرحوم قوم میاں پیشہ سرکاری ملازمت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C1-2-95 ٹاؤن شپ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-12-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان والد صاحب مرحوم میرا حصہ 2/5 مالیتی -/1200000 روپے۔ گاڑی مالیتی -/90000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میاں محمد شفیق ولد میاں محمد شریف مرحوم لاہور گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد محمود وصیت نمبر 28661 گواہ شد نمبر 2 کریم احمد ولد نذیر احمد مرحوم K-486 ٹاؤن شپ لاہور

مسل نمبر **33968** میں نصرت جہاں زوجہ طارق احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور الحق کالونی بہاولپور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-1-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/43500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت جہاں زوجہ طارق احمد صاحب بہاولپور گواہ شد نمبر 1 طارق احمد ولد یوسف علی بہاولپور گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد ولد چوہدری یوسف علی نور الحق کالونی بہاولپور

مسل نمبر **33969** میں عمرانہ نیاز بنت نیاز احمد مسعود قوم مگھن جٹ پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور شہر ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-2-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عمرانہ نیاز بنت نیاز احمد مسعود بہاولپور گواہ شد نمبر 1 نیاز احمد مسعود ولد چوہدری دل محمد صاحب بہاولپور گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد زاہد ولد بشیر احمد بہاولپور

مسل نمبر **33970** میں مریم صدیقہ زوجہ مبشر احمد زاہد قوم بجہ پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/A کمرشل کالونی ماڈل ٹاؤن بی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-1-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع کورنگی کراچی مالیتی -/775000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولہ مالیتی -/31000 روپے۔ حق مہر ادا ہو چکا -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مریم صدیقہ زوجہ مبشر احمد زاہد بہاولپور گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد زاہد ولد بشیر احمد بہاولپور گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف اعوان ولد کریم بخش بہاولپور

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم شیخ نعیم اللہ صاحب ابن مکرم شیخ فیض اللہ خان صاحب مرحوم لکھتے ہیں میری بھانجی مکرمہ صالحہ طلعت صاحبہ بنت مکرم رفیق احمد صاحب نیشنل سیکرٹری مال جرمنی کا نکاح مکرم محمد سعید بابر صاحب ولد مکرم محمد حنیف صاحب ساکن قصور حال کراچی سے بعوض سات ہزار یورو حق مہر پر مکرم مظہر اقبال صاحب نے مورخہ 29 مارچ 2002ء کو احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ مکرمہ صالحہ طلعت صاحبہ مکرم شیخ فیض اللہ صاحب آف حیدر آباد سندھ کی نواسی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے ہر لحاظ با برکت اور ثمر آور بنائے۔

درخواست دعا

مکرم منیر احمد قریشی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ایک عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا۔ کمزوری شدت اختیار کر رہی ہے۔ چلنا پھرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم جاوید احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی بیگم مکرمہ شاہدہ جاوید صاحبہ کا ہرنیا کا آپریشن مریم میڈیکل سنٹر ربوہ میں مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب نے کیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مریضہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

مکرم محمد رفیق صاحب پنشنر دفاتر تحریک جدید دارالیمن غربی ربوہ گزشتہ چند دنوں سے بعارضہ قلب اور دماغی فالج بیمار ہیں پہلے فضل عمر ہسپتال میں رہے اور اب جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ طبیعت میں ابھی تک بہتری پیدا نہیں ہو رہی۔ صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف بزنس اینڈ مینجمنٹ سائنسز NWFP ایگریکلچر یونیورسٹی پشاور نے سیلف سپورٹنگ بنیاد پر MBA (ایوننگ) پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18-اپریل 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 9-اپریل 2002ء

دی انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICAP) نے پری انٹری ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 مئی 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 14-اپریل 2002ء (نظارت تعلیم)

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

نادار مریضوں کیلئے عطیات کی تحریک

اس سے بڑی تکلیف دہ بات ہمارے لئے کوئی نہیں کہ زمانے کے مسیحا کا نام لیتے ہوئے ہم نادار مریضوں کو بغیر علاج کے واپس لوٹا دیں جو کہیں اور بھی نہ جا سکتے ہوں۔ دکھی دلوں کی بے شمار دعائیں لیں اور اپنے صدقات مد "امداد مریضاں" فضل عمر ہسپتال میں بھجوائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

سہ ماہی رپورٹ میڈیکل چیک اپ واقفین نو

مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ خاں صاحب نے گزشتہ سہ ماہی (جنوری تا مارچ 2002ء) مندرجہ ذیل واقفین نو ربوہ اور بیرون ربوہ کا فری میڈیکل چیک اپ کیا۔ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے آمین۔

1- اندرون ربوہ مختلف محلہ جات کے 276 واقفین نو بچے/بچیاں

2- بیرون ربوہ انفرادی طور پر 78 واقفین نو بچے/بچیاں

3- علاوہ ازیں واقفین نو بچوں کے 8 والد 13 والدات اور 34 بہن بھائیوں کا بھی میڈیکل چیک اپ کیا گیا۔ (وکالت وقف نو)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارتی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اجلاس ملتوی اپوزیشن کی ہنگامہ آرائی کے باعث بھارتی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اجلاس ملتوی ہو گئے۔ گجرات کے وزیر اعلیٰ کے استعفیٰ اور فسادات پر بحث کیلئے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانے کا مطالبہ مسترد ہونے پر اپوزیشن نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ بی جے پی کے ارکان اسمبلی نے اسمبلی میں فسادات پر بحث سے انکار کی توثیق کر دی۔

احمد آباد میں پھر فسادات احمد آباد میں مسلم کش فسادات کا سلسلہ جاری ہے۔ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے پر پٹرول بموں سے حملے کر رہے تھے کہ ایک شخص پولیس فائرنگ سے ہلاک ہو گیا۔ بلوائیوں نے دو افراد کو تشدد کر کے ہلاک کر دیا۔ کرفیو نافذ ہونے کے باوجود تشدد کے واقعات رونما ہو رہے ہیں ہندو بلوائیوں نے مسلمانوں پر پتھراؤ کیا اور دوکانوں کو آگ لگا دی۔

مقبوضہ کشمیر میں بم دھماکہ سری نگر سے 19 میل جنوب میں سکوٹر میں رکھا ہوا بم اس وقت پھٹا جب سری نگر جموں روڈ کے جنوب میں واقع قصبہ سے بھارتی فوجی قافلہ گزر رہا تھا 7 فوجی ہلاک اور متعدد بچوں سمیت 27- افراد زخمی ہو گئے بھارتی فوجیوں نے دھماکہ کے بعد فائرنگ کر کے 3 افراد کو شہید اور درجنوں کو زخمی کر دیا۔ ترال لارو میں بھارتی فوج نے دو مکان اڑا دیئے۔ 4- کشمیری شہید کر دیئے۔ لاشیں نکالتے ہوئے ایک اور دھماکہ میں 2 فوجی ہلاک ہو گئے اور 20 زخمی ہو گئے۔ پلوامہ میں مجاہدین نے 8 افسروں سمیت 37 فوجی زخمی کر دیئے۔

عارضی امن معاہدہ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے انکشاف کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ امن مذاکرات میں پیش رفت ہوئی ہے۔ اسرائیلیوں اور فلسطینیوں میں جلد عارضی امن معاہدہ طے پا جائے گا۔ معاہدہ اگلے 24 گھنٹوں میں ہو سکتا ہے۔

خوست ایئر پورٹ پر حملہ القاعدہ کے مجاہدین نے خوست ایئر پورٹ پر اچانک حملہ کر کے 5 امریکی ہلاک اور متعدد زخمی کر دیئے۔ جن میں سے کئی امریکیوں کی حالت نازک ہے۔

عرفات کا محاصرہ ختم نہیں ہوگا اسرائیلی حکومت نے کہا ہے کہ یاسر عرفات کا محاصرہ ختم نہیں ہوگا اور نہ ہی رملہ سے فوج واپس بلائی جائے گی۔ امریکی صدر جارج بش نے اسرائیلی وزیر اعظم شیرون کے ساتھ فون پر گفتگو کرتے ہوئے انہیں کہا ہے کہ فلسطینی شہریوں کے ساتھ انسانی سلوک کریں۔ اسرائیلی فوج نے بیت اللحم کے مزید دو دیہاتوں پر قبضہ کر لیا ہے اور متعدد فلسطینیوں کو گرفتار۔ ایک فلسطینی عہدیدار نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مہاجر کیمپ میں 70 فلسطینیوں کو شہید کیا گیا ہے۔

بی بی سی کی نشریات دنیا بھر میں ایک ہفتے میں پندرہ کروڑ سے زائد افراد بی بی سی کی نشریات سنتے ہیں جو 43 مختلف زبانوں میں دنیا کے ایک سو ممالک میں سنی جاتی ہیں۔

خودکش حملے جائز ہیں عراقی صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ اسرائیل کے خلاف خودکش بمبار حملے جائز ہیں۔ عراقی صدر نے ایران سے اپیل کی ہے کہ فلسطینیوں کی حمایت میں تیل کی برآمدات میں ایک ماہ کی کمی کر دے۔

عراق کی دفاعی تنصیبات پر حملہ امریکہ کے جنگی طیاروں نے عراق کی دفاعی تنصیبات پر حملے کئے ہیں۔ گائیڈڈ ہتھیار استعمال کئے گئے۔ امریکی حکام نے کہا ہے کہ نوفلائی زون میں عراقی فائرنگ پر جوابی کارروائی کی گئی۔

امریکہ نے بھارت سے 15 مجرم مانگ لئے امریکہ نے بھارت سے 15 مجرموں کی حوالگی کا مطالبہ کیا ہے۔ جن میں سنگین جرائم کے مرتکب افراد شامل ہیں۔ تاہم کوئی دہشت گردی کا مجرم نہیں۔ فہرست میں شامل زیادہ تر افراد امریکہ میں قتل اور مالی فراڈ کر کے بھاگے۔

القاعدہ کے 5- ارکان کے خلاف مقدمہ جرمنی میں گرفتار الجزائر کے 5 باشندوں جن کا تعلق القاعدہ نیٹ ورک سے بتایا گیا ہے کے خلاف مقدمے کی سماعت ہوئی۔ حکام کا کہنا ہے کہ ان افراد نے 1998ء میں افغانستان سے تربیت حاصل کی بعد ازاں فرانس میں 2000ء میں تخریب کاری کی کوشش کی۔ ابھی تک ان افراد کا 11 ستمبر کے واقعہ میں ملوث ہونے کے بارے میں کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملا۔

اسامہ کی تلاش برطانوی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کی تلاش تک القاعدہ کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔ القاعدہ کی کارروائیوں سے ابھی خطرہ ہے۔ انہوں نے اسامہ کی تازہ ویڈیو ٹیپ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تک واضح نہیں ہو سکا کہ 11 ستمبر کے بعد اسامہ کا کیا بنا۔

آپ کے لگائے ہوئے پودے آپ کی توجہ چاہتے ہیں بالکل آپ کے بچوں کی طرح۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعرات 18-اپریل زوال آفتاب: 1-08
☆ جمعرات 18-اپریل غروب آفتاب: 7-42
☆ جمعہ 19-اپریل طلوع فجر: 5-07
☆ جمعہ 19-اپریل طلوع آفتاب: 6-33

فیصلہ سپریم کورٹ پر چھوڑتا ہوں صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ وہ ریفرنڈم کی آئینی وقانونی حیثیت کا فیصلہ سپریم کورٹ پر چھوڑتے ہیں۔ وہ اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے آئین کے آرٹیکل 48 کا حوالہ دیا جس میں کہا گیا ہے کہ صدر قومی اہمیت کے کسی بھی معاملہ میں ریفرنڈم کرا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اکتوبر کے انتخابات جماعتی بنیادوں پر ہی ہوں گے۔ میں صدر بننے کے بعد بھی آرمی چیف رہوں گا۔ اس سوال پر کہ آیا ریفرنڈم میں ناکامی پر عوام کی رائے کا احترام کریں گے۔ صدر نے کہا میں کسی بھی انداز میں اس پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ نتائج آنے پر آپ کو ردعمل کا پتہ چل جائے گا۔

صدر مشرف نے ملک کی بنیادوں کو مضبوط کیا گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ جنرل مشرف کی قیادت ملک کو مایوسی اور تذبذب سے نکال لائی ہے۔ موجودہ حکومت کی مثبت پالیسیوں سے دنیا بھر میں پاکستان کا اعتماد اور وقار بڑھا ہے۔ ہم مشرف کی قیادت میں پاکستان کی سالمیت خوش حالی اور ترقی کیلئے کام کر رہے ہیں۔ سابقہ حکومتیں صرف دو تین آدمیوں پر مشتمل ہوتی تھیں مگر صدر مشرف نے تمام اختیارات نچلی سطح تک تقسیم کر دیئے۔ اب کروڑوں روپے کے فنڈز آپ کے منتخب کردہ ناظموں کو مل چکے ہیں جو آپ لوگوں کی تعمیر و ترقی پر خرچ ہونگے۔

جسٹس طارق محمود بلوچستان ہائیکورٹ سے بھی مستعفی بلوچستان ہائیکورٹ کے جج جناب جسٹس طارق محمود نے بلوچستان ہائی کورٹ کے جج کے منصب سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ صدر مملکت کے نام اپنے استعفیٰ میں انہوں نے لکھا ہے کہ وہ ذاتی وجوہ کی بنا پر مستعفی ہو رہے ہیں۔ بعد میں جسٹس طارق ہائی کورٹ کے بار روم میں آ کر بیٹھ گئے اور وکلاء کو بتایا کہ انہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

میڈیکل کالجوں میں کوٹہ سسٹم عدالت عظمیٰ نے کہا ہے کہ معاشرے میں قواعد وضوابط فرد واحد کیلئے تشکیل نہیں دیئے جاتے بلکہ ان کی تشکیل کا مقصد معاشرے کی بہتری اور فلاح ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسے قوانین کو کسی فرد واحد کیلئے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے یہ ریمارکس پاکستان کے مختلف میڈیکل کالجوں میں کوٹہ سسٹم کے تحت نشستوں کی تخصیص کے بارے میں ایک ہی نوعیت کی 39 درخواستوں کی سماعت کے دوران دیئے۔ یہ درخواستیں عدالت عظمیٰ ہی کے ایک فیصلے کے خلاف نظر ثانی کی اپیلوں کے طور پر دائر کی گئی تھیں۔ یہ فیصلہ صادر کیا گیا کہ آزاد کشمیر، فاٹا اور شمالی علاقہ جات سمیت ملک کے تمام علاقوں کے طلبہ اور طالبات صرف اسی صورت میں کوٹہ سسٹم کے تحت مختلف نشستوں پر داخلہ لے سکتے تاہم جو امیدوار اسلام آباد یا ملک کے دوسرے شہروں کے تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کر چکے ہوں یا کر رہے ہوں وہ اپنے علاقوں کے ڈومیسائل کی بنیاد پر کوٹہ سسٹم کے تحت نشستیں حاصل نہیں کر سکیں گے بلکہ انہیں مقابلے کے دوسرے امیدواروں کی طرح میرٹ پر پورا اترنا ہوگا۔

فرنس آئل 9 فیصد مہنگا کر دیا گیا پاکستان سٹیٹ آئل PSO نے 392 روپے فی ٹن کر دی ہے جبکہ شیل نے 975 روپے فی ٹن کا اضافہ کیا ہے۔

پاکستان نے حیرت انگیز تعاون کیا امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام آباد اس سلسلے میں واشنگٹن کے ساتھ مکمل تعاون کر رہا ہے۔ امریکی وزیر دفاع نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے آغاز سے ہی پاکستان کا کردار حیرت انگیز حد تک رہا ہے۔

کوٹھی برائے فروخت

ایک عدد کوٹھی رقبہ ایک کنال، دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ پر انتہائی مناسب محل وقوع تین بیڈ روم، دو اٹیچ باتھ روم، مع ڈرائنگ، ڈرائنگ ڈائننگ روم، کچن، برآمدہ اور سامنے کشادہ لان مین روڈ پر جملہ سہولتوں کے ساتھ۔ فوری فروخت

رابطہ لاہور فون 042-5880262 ربوہ 04524-211911

فوری اثر کیوریٹو کیپسولز

PAINS CAPS	25/-	جسمانی دردوں کے لئے
SCIATICA CAPS	25/-	لنگڑی کا درد، شیاٹک پین کیلئے
BACKACHE CAPS	25/-	کمر درد، پٹھے درد اور درد گردن کیلئے
HEADACHE CAPS	25/-	سر درد، آدھے سر کا درد
COUGH CAPS	25/-	کھانسی خشک وتر کیلئے
COLD CAPS	25/-	زکام چھینکیں ناک سے مواد آنے کیلئے
ASTHMA CAPS	25/-	دمہ سانس کی تنگی کیلئے
PILES CAPS	25/-	بواسیر جوانی وبادی کیلئے
APPETITE CAPS	25/-	کمی بھوک یا بھوک ختم ہو جانے کیلئے
ACNE CAPS	25/-	چہرے اور چھاتی پر جوانی کے کیل پھنسیوں کیلئے

دیگر امراض کیلئے 85 اقسام کے کیوریٹو کیپسولز کی فہرست طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

فون کلینک: (04524)214606 ہیڈ آفس: (04524)213156
سیلز آفس: (04524)214576 فیکس: (092-4524)212299

ہاضمے کا لذیذ چورن

تریاق معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا

(رجسٹرڈ)

تیار کردہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

Ph:04524-212434 Fax:213966

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

AMERICAN TRADERS

We Are Supplying Textile machinery complete unit of Embroidery-Lace Knitting- Weaving- Finishing & Spinning Units.

All G-8 Countries will support African Countries in the future. We can arrange everything for you and invest with you if needed.

Please Contact-Shaker Ahmad

FAX: 00971-6-5334713 Mobile: 00971-50-6354262

E-mail: globaltm@emirates.net. ae

texmach@webnet.com.pk

Website: www.American-traders.co.ae